بیمہ کے لئے مجوزہ ادارے کا عمومی خاکہ

ڈاکٹر محمود احمد غازی

نوٹ:

میڈیا کے اندھوں میں کانے راجوں ، سیکولرزم کے نمک خواروں اور مغربی مفادات کی حفاظت پر معمور واچ ڈاگز کی طرف سے کہا جارہا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اب تک کون سے ایسے کام کئے ہیں جن کی بنیاد پر اس کے قیام اور بقا کے جواز کو تلاش کیا جاسکے۔اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ اگر دنیائے مواصلات (میڈیا) نے آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہو یا تعصب کے میل نے ان کی آنکھوں کو بے نور کردیا ہوتو اور بات ہے ورنہ کتنے ہی پروجیکٹس ہیں جو اسلامی نظریاتی کونسل نے بنا کردئے اوران میں سے متعدد نافذ العمل بھی ہیں اور یارانِ وطن ان سے مستفید بھی ہورہے ہیں ، ان صفحات میں ہم آئندہ ایسے پروجیکٹس کی تفصیلات پیش کرتے رہیں گے، زیرنظر مقالہ جس کی آج پانچویں قسط آپ ملاحظہ ومطالعہ فرمارہے ہیں اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب جب کونسل کے ممبر تھے تو کونسل نے اسلامی نظام بیمہ پر ایک رپورٹ مرتب کی تھی ، جسے ڈاکٹر صاحب نے بحیثیت ممبر تسوید کمیٹی رپورٹ برائے بیمہ، کونسل کو پیش کیا تھا۔کونسل نے آئین کے آرٹیکل ۲۳۰ کے تحت مروجہ قوانین کا قرآن وسنت کی روشنی میں جائزہ لینے کا کام اپنے یوم قیام ہی سے جاری رکھا ہے ، چنانچہ کونسل کے ۱۹۸۳ء کے ایک اجلاس میں جس میں ماہرین بیمہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا ، رائج الوقت بیمہ کے گیارہ قوانین کا جائزہ لیا گیا اور اس پر مارچ ۱۹۸۴ میں ایک رپورٹ حکومت وقت کو پیش کی گئی۔ازاں بعد کونسل کی جانب سے ایک ورکنگ گروپ قائم کیا گیا جس کی یہ ذمہ داری لگائی گئی کہ وہ بیمہ قوانین کا تفصیلی جائزہ لے کر اسلام کے نظام اجتماعی تکافل وتعاون کی روشنی میں ایک نظام بیمہ وضع کرے۔اس گروپ میں کونسل کے علماء ارکان اور چار سرکاری بیمہ کمپنیوں کے چیئرمین صاحبان اور کنٹرولر آف انشورنس کو بھی شامل کیا گیا۔اس گروپ نے مئی ۱۹۸۶ سے مئی ۱۹۸۹ تک اجلاس منعقد کئے اور ایک رپورٹ مرتب کی۔اس رپورٹ پر مزید غور وخوض کے لئے کونسل

کی ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے بیمہ کے تمام پہلوؤں کا بغور جائزہ لے کر ایک قابل عمل مکمل رپورٹ مرتب کی جس کا ایک اقتباس اس مقالہ کی صورت میں پیش خدمت ہے۔اس ذیلی کمیٹی میں حسب ذیل ارکان شامل تھے۔ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی، حضرت علامہ سید ذاکر حسین شاہ صاحب، مولانا ارشاد الحق تھانوی، علامہ عباس حیدر عابدی ،ڈاکٹر محمود احمد غازی اور جناب جسٹس عبدالرحمٰن کیف۔

جبکہ اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن ، پاکستان انشورنس کارپوریشن ،نیشنل انشورنس کارپوریشن ،اور کنٹرولر آف انشورنس کو بھی شامل کیا گیا۔۱۹۹۲ میں یہ رپورٹ کونسل میں پیش ہوکر منظوری کے مرحلہ سے گزری ،اور وقت نے ثابت کیا کہ یہ اتنا جامع کام تھا کہ اس کی بنیاد پر وطن عزیز میں تکافل کمپنیز قائم ہوئیں اور سودی انشورنس کی بجائے اسلامی تکافل نے کام شروع کیا اور آج الحمد للہ اسلامی تکافل کمپنیاں ملک کی تکافلی ضروریات کا ایک بڑا حصہ پورا کررہی ہیں۔

ذیل میں ہم تکافل کمپنیز کے قیام کے سلسلہ میں کونسل کا تجویز کردہ ایک خاکہ پیش کررہے ہیں۔جس کی اکثر وبیشتر شقوں کو موجودہ نظام تکافل (اسلامک انشورنس) میں من وعن شامل کیا گیا ہے یا ان سے رہنمائی لے کر تکافل کے قوانین وضوابط بنائے گئے ہیں۔

--------- ☆ --------- ☆ ---------

کفالت باہمی فنڈ

یہ ایک مشترکہ فنڈ ہوگا جس میں مختلف افراد مختلف معاہدات کے تحت مخصوص عرصے کے لئے مخصوص رقم بطور عطیہ دیں گے اور اس مشترکہ فنڈ سے محدود پیمانے پر شرکاء کے مالی نقصانات کی تلافی کی جائے گی اور ان کی مالی ذمہ داریوں میں ہاتھ بٹایا جائے گا۔

شرائط

۱۔شرکاء مقررہ پیمانے پر تکافلی فنڈ میں اپنا اپنا مقررہ عطیہ دیں گے۔

۲۔یہ تکافلی فنڈ وقف کی طرح مستقل صورت میں قائم رہے گا البتہ اس کے شرکاء آتے جاتے رہیں گے۔

۳۔تکافلی فنڈ میں ہر شریک مجوزہ مالی نقصان کی تلافی یا مجوزہ مالی ذمہ داری کے تناسب سے اپنا عطیہ ادا کرے گا۔

۴۔ہر شریک مجوزہ مدت تک اس فنڈ سے حسب قواعد مستفید ہونے کا حقدار ہوگا' اس کے بعد مزید مجوزہ مدت کے لئے نئے معاہدے کے تحت مزید عطیہ دینا ہوگا۔

۵۔مجوزہ مدت تک یعنی دوران شرکت اگر وہ کسی متوقع مالی نقصان سے دوچار ہو یا اسے متوقع مالی ذمہ داری پوری کرنی پڑے تو تکافلی فنڈ سے مجوزہ حد تک حسب شرائط اسے رقم ادا کی جائے گی۔

۶۔اگر مجوزہ مدت تک یعنی دوران شرکت اسے کوئی نقصان یا مالی ذمہ داری برداشت نہ کرنی پڑے تو یہ عرصہ گزرنے پر وہ شریک نہیں رہے گا اور بہ استثناء مندرجات دفعہ (۱۱) دی ہوئی رقم اسے واپس نہیں ملے گی۔

۷۔شریک بنتے وقت ہر شخص کو تکافلی فنڈ کے امین (یا جو نام دیا جائے) سے ایک تکافلی معاہدہ کرنا ہوگا جس کی اہم شرائط یہ ہوں گی

(الف) شریک ایک محدود مجوزہ مدت تک شریک رہے گا۔

(ب) اس محدود مجوزہ مدت کے لئے شرکت کی غرض سے اسے ایک مقررہ مجوزہ رقم بطور عطیہ (contribution) دینا ہوگی۔

(ج) اس مجوزہ مدت میں اس کے متوقع نقصان کی تلافی تکافل فنڈ سے کی جائے گی اور اسی طرح اس کی متوقع مالی ذمہ داری پوری کی جائے گی۔

(د) مجوزہ مدت کے بعد شریک کی حصہ داری ختم ہوجائے گی اور دی ہوئی رقم تکافلی فنڈ میں مستقلا شامل ہوجائے گی۔

۸۔تکافلی فوائد دو طرح کے ہوں گے

(الف) عمومی (ب) خصوصی

۹۔عمومی تکافلی فوائد اس طرح ہوں گے:

(الف) حادثات کے نتیجے میں شریک کے جسم و جان کو واقع ہونے والے نقصانات کی تلافی متعین رقم کی صورت میں' مثلا زخمی ہونے کی صورت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی یا جان ضائع ہونے کی

صورت میں مرنے والے کے وارثوں کو ایک خاص رقم کی ادائیگی۔

(ب) آگ، پانی یا دیگر آفات سماوی وارضی یا اچانک حادثات کی صورت میں واقع ہونے والے شریک کے اموال وجائیداد کے نقصانات کی تلافی وغیرہ۔

۱۰۔عمومی تکافلی فوائد سے متعلق معاہدات مخصوص مدت (زیادہ سے زیادہ ایک سال) یا عمل تک محدود رہیں گے اوران کے تحت عطیہ کی رقم صرف ایک دفعہ ادا کی جائے گی۔اس مدت میں نقصان واقع نہ ہونے یا اس عمل کے وقوع پذیر نہ ہونے پر کوئی رقم واجب الادا نہ ہوگی اور تکافلی فنڈ میں دی جانے والی رقم واپس نہ ہوگی۔

۱۱۔خصوصی تکافلی فوائد حسب ذیل ہوں گے:

(الف) طویل المیعاد معاہدہ ایک سال یا اس سے زیادہ کسی متعین مدت تک کے لئے تکافلی فنڈ کے منتظمین اور کوئی شریک یا شرکاء باہمی رضامندی سے معاہدہ کرسکیں گے جس کے بموجب شریک طے شدہ مدت تک ایک متعین رقم فنڈ میں جمع کراتا رہے گا۔اس رقم کے دو اجزاء ہوں گے جن کو جزو الف اور جزو ب کے نام سے یاد کیا جاسکتا ہے۔

(ب) جزو الف کے تحت جمع کی جانے والی رقم شریک کی طرف سے مضاربہ اور مشارکہ کے طرز پر کاروبار میں لگادی جائے گی اور مقررہ مدت پوری ہونے پر اس کو اصل رقم مع نفع کے اس کو یا اس کے ورثاء کو دے دی جائے گی۔

(ج) جزو ب کے تحت جمع کی جانے والی رقم شریک کی طرف سے عطیہ شمار ہوگی اور اس کو واپس نہیں ملے گی۔

(د) اگر اوپر شق الف میں بیان کردہ مدت کے دوران شریک وفات پاجائے تو اس کے ورثاء کو فنڈ کی طرف سے ایک مقررہ رقم حسب قواعد دی جائے گی۔

(ھ) اسی طرح کا طویل المیعاد معاہدہ کسی اور متوقع لیکن متعین غرض مثلاً علاج معالجہ کے اخراجات بے روزگاری کی صورت میں الاؤنس وغیرہ کے لئے بھی کیا جاسکتا ہے۔

۱۲۔دفعہ ۱۱ کی شق الف میں بیان کردہ جزو الف کے تحت رقم کسی اور غرض مثلاً بیٹی کی شادی، اولاد کی تعلیم، تعمیر مکان وغیرہ کے لئے بھی جمع کرائی جاسکتی ہے۔

۱۳۔حکومت اس تکافلی فنڈ کو نیشنل انشورنس کارپوریشن، سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن یا اپنے کسی اور خودمختار ادارہ یا اداروں کے ذریعہ چلائے گی۔حکومت مقاصد شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اس ادارہ/اداروں کے قواعد وضوابط میں ضروری تبدیلیاں کرسکتی ہے۔

۱۴۔اگر تکافلی مقاصد کے لئے کوئی نجی ادارہ یا متعدد ادارے قائم کئے جائیں تو ان اداروں کی ہیئت منتظمہ (بورڈ آف ڈائریکٹرز) کے کل ارکان پالیسی ہولڈرز میں سے لئے جائیں گے۔اس طرح کہ کل ارکان کی نصف تعداد کا تقرر حکومت کرے گی اور بقیہ نصف کا انتخاب پالیسی ہولڈر خود کریں گے۔ادارہ کا سربراہ حکومت اپنی صوابدید سے کسی بھی فرد کو مقرر کرسکے گی۔

۱۵۔حکومت اس ادارہ کو حصول منافع کے لئے نہیں چلائے گی اور نہ ہی کوئی نفع حاصل کرے گی۔

۱۶۔تکافلی فنڈ کے انتظامی مصارف فنڈ کے منافع سے ادا کئے جائیں گے البتہ یہ انتظامی مصارف کل نفع کے ایک طے شدہ فیصد سے زائد نہ ہوں گے۔نیز اخراجات کی اس طے شدہ شرح پر ہر پانچ سال بعد نظر ثانی کی جاسکے گی۔

۱۷۔موجودہ غیر سرکاری بیمہ کمپنیوں کو ایک مناسب مدت مثلاً دس سال دے دی جائے جس کے اندر اندر یا تو کوئی اور کاروبار شرکاء کی اجازت سے شروع کردیں یا اپنا کاروبار ختم کردیں۔

۱۸۔تکافلی فنڈ میں بیمہ دار (پالیسی ہولڈرز) اور شرکاء (شیئر ہولڈرز) الگ الگ نہیں ہوں گے بلکہ ہر بیمہ دار پالیسی ہولڈر ہونے کے ساتھ ساتھ حسب قواعد تفصیلات شیئر ہولڈر بھی ہوگا۔

۱۹۔تکافلی فنڈ کی سرمایہ کاری کے لئے قائم شدہ ادارہ/اداروں کو سرمایہ کاری کے جائز اسلامی طریقوں کے مطابق چلایا جائے گا۔

۲۰۔ہر ادارہ کے نظام اساسی اور شرائط میں یہ بات شامل ہوگی اور ہر شریک شراکت فارم بھرتے وقت ان شرائط کو ماننے اور ان کا پابند رہنے کا اقرار کرے گا کہ اس ادارہ کی آمدنی اور منافع کا ایک مجوزہ حصہ حسب شرائط شریک کو ملے گا اور بقیہ حصہ ایک خصوصی ریزرو فنڈ میں منتقل ہوجائے گا۔

۲۱۔خصوصی ریزرو فنڈ ایک خصوصی وقف ہوگا جو حسب قواعد حادثات وغیرہ کی صورت میں شرکاء کی ذمہ داریوں اور املاک وغیرہ کے نقصان کی تلافی کرے گا اور مناسب زر تلافی ادا کرے گا۔

۲۲۔(ا) تکافلی فنڈ اور اس کے متعلقہ معاملات کی دینی خطوط پر کارکردگی کی نگرانی کے لئے ماہرین شریعت کا ایک بورڈ ہوگا جس کے ارکان کی تعداد کم از کم پانچ ہوگی۔

(۲) ماہرین شریعت بورڈ کے ارکان اسلامی نظریاتی کونسل کے مشورہ سے مقرر کیئے جائیں گے۔

(۳) ماہرین شریعت بورڈ کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) تکافلی فنڈ کے استعمال اور سرمایہ کاری کے عمل کی نگرانی/مؤثر رہنمائی اور اس امر کو یقینی بنانا کہ تکافلی فنڈ کے استعمال اور سرمایہ کاری کا عمل شریعت کے احکام کے مطابق ہو رہا ہے۔

(ب) تکافلی فنڈ کی انتظامیہ کو شرعی معاملات سے متعلق رہنمائی فراہم کرنا۔

(ج) فنڈ سے متعلق دیگر معاملات کی عمومی نگرانی اور راہنمائی۔

(۴) ماہرین شریعت بورڈ کی آراء کثرت رائے سے ظاہر کی جائیں گے۔

۲۳۔ بین الاقوامی تجارت لین دین یا بین الاقوامی بیمہ اور مکرر بیمہ پر ان قواعد وضوابط کا اطلاق نہیں ہوگا جو اس خاکہ میں پیش کیئے گئے ہیں۔

تشریحی نوٹ

بیمے کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیئے بہت سے ادارے قائم کیئے جاسکتے ہیں جن میں سے بعض کی ضروری تفصیلات آئندہ صفحات میں دی جارہی ہیں۔ یہ ادارے گو اپنی جزوی تفصیلات اور دائرہ کار کے لحاظ سے الگ الگ ہوسکتے ہیں لیکن ان کا عمومی خاکہ اور تصور ایک ہی ہوگا۔

ہماری رائے میں مناسب یہ ہے کہ نئے اداروں میں بیمہ کی مغربی اصطلاحات کو استعمال نہ کیا جائے۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ قدیم اور مانوس اصطلاحات کی جگہ نئی اصطلاحات کو رواج دینے کے عمل میں کئی مشکلات درپیش ہوسکتی ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ سوا سو سال میں بیمہ کا جو نظام مغرب میں تیار ہوا ہے اس کی ساری روح اور اسپرٹ 'مادہ پرستانہ' خود غرضانہ اور سرمایہ دارانہ ہے۔ باہمی ہمدردی 'مواسات' تعاون اور تکافل کے تصورات اس پورے نظام میں اجنبی ہو چکے ہیں۔ پھر ان میں سے ہر اصطلاح کی پشت پر اس کا مغربی پس منظر موجود ہے جو خود بخود خواہی نخواہی نئے نظام میں در آئے گا۔ اس لیئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کام کو ایک نئی روح اور نئی اسپرٹ کے ساتھ کرنے کے لیئے ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن اور آسان ہو اسلامی فقہی اصطلاحات اپنائی جائیں تا کہ اس نظام میں دینی جذبہ 'اسلامیت کی روح اور عبادت کی اسپرٹ پیدا ہوسکے۔ البتہ جہاں کسی مغربی اصطلاح کا استعمال

ناگزیر ہو وہاں اس کے استعمال میں مضائقہ نہیں۔

ا۔مشترکہ تکافل فنڈ (وقف)

تکافل (یعنی بیمہ) کی اساس باہمی کفالت اور تعاون پر ہوگی۔اس مقصد کے لئے ایک مشترکہ فنڈ تشکیل دیا جائے گا جس میں قواعد کے تحت بہت سے افراد مختلف معاہدات کے تحت شرکت کرسکیں گے۔یہ شرکت مستقل بنیادوں پر بھی ہوسکے گی اور وقتی بنیادوں پر بھی۔دونوں کے لئے تفصیلات اور قواعد وضوابط الگ الگ وضع کئے جائیں گے۔مشترکہ فنڈ میں جو رقم شامل کی جائے گی وہ شرکاء کی طرف سے عطیہ اور وقف شمار ہوگی اور وہ اس کو واپس لینے کے حق دار نہیں ہوں گے۔(تفصیلات آگے آرہی ہیں)

اس مشترکہ فنڈ سے قواعد وضوابط کے مطابق شرکاء اور ان کے نامزد افراد کے مالی نقصانات کی تلافی کی جائے گی اور ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ہاتھ بٹایا جائے گا۔اس معاملہ میں وقف کے شرعی احکام کے بموجب شرکاء کی خواہش اور ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔

۲۔نظام تکافل کی قانونی بنیاد

تکافل کے نئے اداروں کے قیام کے پہلے مرحلہ کے طور پر حکومت ایک باقاعدہ مفصل اور مدون قانون نافذ کرے گی جس میں (کمپنیز ارڈیننس اور مضاربہ آرڈیننس کی طرح) بنیادی اور ضروری احکام سے لے کر تمام ضروری وجزوی تفصیلات بھی دی گئی ہوں گی اور مختلف معاملات کا تفصیلی طریقہ کار، کاروبار کے طریقے سرمایہ کاری کے طریقے خاکے اور پروفارمے وغیرہ سب بہت تفصیل سے بیان کئے گئے ہوں۔

انشورنس کے یہ ادارے کسی نجی یا نیم سرکاری کارپوریشن کے بجائے خالص سرکاری ادارے کے طور پر کام کریں گے جیسا کہ اسلامی کونسل نے بعض مصالح کے تحت پہلے تجویز کیا تھا تاہم اگر اس بات کی قانونی اور انتظامی ضمانت دی جاسکے کہ نئے مجوزہ نظام بیمہ کو اس کی تمام شرعی تفصیلات اور تقاضوں کے مطابق چلایا جاسکتا ہے تو ورکنگ گروپ اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتا کہ اس مقصد کے لئے نجی اور خودمختار اداروں کو اجازت دے دی جائے۔

۳۔تکافل فنڈ کی تشکیل

جب یہ تفصیلی قانون تیار ہوکر نافذ ہوجائے تو پہلے سے موجود ادارے تین سال کے اندر اندر اپنے نظام کو اس کے مطابق ڈھال لیں۔اور جو افراد کوئی نیا تکافلی ادارہ یا کوئی نئی انجمن کفالت باہمی قائم کرنا چاہیں وہ مقررہ رقم ادا کرکے مجوزہ کاروبار یا سرمایہ کاری میں شریک ہوجائیں۔سرمایہ کاری کے لئے جو کاروبار شروع کیا جائے گا اس کو مضاربہ اور مشارکہ کے انداز پر چلایا جائے گا اور ہر شریک مضاربہ ومشارکہ کے قواعد کے مطابق کاروبار کے نفع اور نقصان میں یکساں طور پر شریک رہے گا۔ ۴۹

تکافلی مقاصد کے لئے جو بھی مضاربہ یا مشارکہ قائم کیا جائے گا اس کے نظام اساسی اور بنیادی شرائط میں یہ بات شامل ہوگی اور ہر فرد شراکت کا فارم بھرتے وقت ان شرائط کو ماننے اور ان کا پابند رہنے کا اقرار کرے گا کہ اس ادارہ کی آمدنی اور منافع کا ایک طے شدہ حصہ (مثلاً پچاس فیصد) حسب شرائط شریک کو ملے گا اور بقیہ حصہ ایک خصوصی ریزرو فنڈ میں منتقل ہوجائے گا جو تکافل فنڈ کہلائے گا۔

تکافل فنڈ ایک خصوصی وقف ہوگا جو حسب قواعد وضوابط حادثات اور نقصانات وغیرہ کی صورت میں شرکاء کے نقصان کی تلافی کرے گا اور ان کی مالی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں حسب قواعد ان کا ہاتھ بٹائے گا۔

۴۔تکافلی فوائد

(۱) تکافلی فوائد دو طرح کے ہوں گے

(الف) عمومی (ب) خصوصی

(۲) عمومی تکافلی فوائد درج ذیل ہوں گے۔

(الف) حادثات کے نتیجے میں شریک کے جسم وجان کو واقع ہونے والے نقصانات کی تلافی متعین رقم کی صورت میں' مثلاً زخمی ہونے کی صورت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی یا جان ضائع ہونے کی صورت میں مرنے والے کے وارثوں کو ایک خاص رقم کی ادائیگی۔یہ ادائیگی دیت' ارش اور ضمان کے شرعی احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جائے گی۔ ۵۰

(ب) آگ' پانی یا دیگر آفات ارضی وسماوی یا اچانک کی صورت میں واقع ہونے والے شریک کے اموال وجائیداد کے نقصانات کی تلافی وغیرہ۔

(۳)عمومی تکافلی فوائد سے متعلق معاہدات مخصوص مدت (زیادہ سے زیادہ پانچ سال) تک محدود رہیں گے اوران کے تحت عطیہ کی رقم صرف ایک دفعہ ادا کی جائے گی۔اس مدت میں نقصان واقع نہ ہونے کی صورت میں شریک کسی تعاون اور کفالت باہمی کا حقدار نہ ہوگا اوراس کو زرتلافی کے طور پر کوئی رقم واجب الادا نہ ہوگی۔

(۴)خصوصی تکافلی فوائد حسب ذیل ہوں گے

(الف)طویل المیعاد معاہدہ پانچ سال یااس سے زیادہ کسی متعین مدت تک کے لئے تکافلی فنڈ کے منتظمین اور کوئی شریک یا شرکاء باہمی رضامندی سے معاہدہ کرسکیں گے جس کے بموجب شریک طے شدہ مدت تک ایک متعین رقم فنڈ میں جمع کراسکے گا۔

(ب)جزوالف کے تحت جمع کی جانے والی رقم شریک کی طرف سے مضاربہ اورمشارکہ کے طرز پر کاروبار میں لگادی جائے گی اور مقررہ مدت پوری ہونے پراس کو اصل رقم مع نفع کے اس کو یااس کے ورثاء کو دے دی جائے گی۔

(ج)جزوب کے تحت جمع کی جانے والی رقم شریک کی طرف سے وقف شمار ہوگی اوراس کو واپس نہیں ملے گی۔اس رقم کو تکافلی فنڈ میں شامل کردیا جائے گا۔

(د)اگراوپر شق الف میں بیان کردہ مدت کے دوران شریک وفات پاجائے تواس کے ورثاء کو تکافلی فنڈ کی طرف سے ایک مقررہ رقم حسب قواعد دی جائے گی جوزیادہ سے زیادہ پانچ لاکھ روپے ہوگی۔

(ھ)اسی طرح کا طویل المیعاد معاہدہ کسی اور متوقع لیکن متعین غرض مثلاً علاج ومعالجہ کے اخراجات اور بے روزگاری کی صورت میں الاؤنس وغیرہ کے لئے بھی کیا جاسکتا ہے۔

(۵)اوپر نمبر۴ کی شق میں بیان کردہ جزوب کے تحت رقم سے حسب قواعد دیگر اغراض مثلاً بیٹی کی شادی ،اولاد کی تعلیم،تعمیر مکان وغیرہ کے لئے بھی شرکاء کو زرتلافی ادا کیا جاسکتا ہے۔

۵۔دیگر عمومی شرائط

(ا)شرکاء مضاربہ یامشارکہ سے ہونے والی آمدنی کاایک طے شدہ حصہ مقررہ پیمانے پر تکافلی فنڈ میں بطور عطیہ دیں گے جو تکافلی فنڈ میں شامل ہوتا جائے گا۔یہ عطیہ مقررہ وقفوں کے بعد باقاعدگی سے ادا کیا جائے گا اور دینے والے کی طرف سے وقف سمجھا جائے گا۔

(۲) یہ تکافلی فنڈ وقف کے طور پر مستقل صورت میں قائم رہے گا' البتہ اس کے فوائد کے مستحق وہی لوگ ہوں گے جو فی الوقت اس مضاربہ یا مشارکہ میں شریک ہوں گے جس کے منافع سے یہ قائم کیا گیا ہے۔ یہ شرکاء کی اپنی مرضی پر ہوگا کہ وہ چاہیں تو مستقل طور پر مضاربہ ومشارکہ میں شامل رہیں اور چاہیں تو مقررہ مدت کے لئے ہی شرکت کریں۔

(۳) تکافلی فنڈ میں ہر شریک مقررہ تناسب سے اپنا عطیہ ادا کرے گا۔ اس عطیہ کی مقدار کا تعین کرتے وقت اس فائدہ کو مدنظر رکھا جائے گا جو وہ تکافلی فنڈ (وقف) سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(۴) ہر شریک مجوزہ مدت تک اس فنڈ سے حسب قواعد مستفید ہونے کا حقدار ہوگا' اس کے بعد مزید مجوزہ مدت کے لئے نئے معاہدے کے تحت مزید عطیہ دینا ہوگا۔

(۵) اگر کوئی شریک دوران شرکت کسی متوقع مالی نقصان سے دوچار ہو یا اسے متوقع مالی ذمہ داری پوری کرنی پڑے تو تکافلی فنڈ (وقف) سے مجوزہ حد تک حسب شرائط اسے رقم ادا کی جائے گی۔

(۶) شریک بنتے وقت ہر شخص کو تکافلی فنڈ کے امین (یا جو نام دیا جائے) سے ایک معاہدہ کرنا ہوگا جس کی اہم شرائط یہ ہوں گی۔

(الف) شریک مقررہ مدت تک مضاربہ یا مشارکہ میں شریک رہے گا اور اس مدت کے دوران تکافل فنڈ سے اپنے نقصان یا ذمہ داری کی تلافی کے لئے مقررہ رقم حاصل کرنے کا استحقاق رکھے گا۔

(ب) اس محدود مجوزہ مدت کے لئے شرکت کی غرض سے اسے ایک مقررہ مجوزہ رقم جو اس کے منافع کا ایک حصہ ہوگی بطور عطیہ دینا ہوگی جو اس کی طرف سے وقف شمار ہوگی۔

(ج) اس مدت میں اس کے متوقع نقصان کی تلافی یا متوقع مالی ذمہ داری کی ادائیگی تکافل فنڈ (وقف) سے کردی جائے گی جس کے لئے اس کو حسب شرائط مقررہ رقم بطور زر تلافی ادا کردی جائے گی۔

(د) اس طے شدہ مدت کے بعد شریک کی حصہ داری ختم ہوجائے گی اور وہ اپنی اصلی رقم جو مضاربہ اور مشارکہ میں لگائی گئی تھی مع منافع واپس لے سکے گا۔

(ھ) البتہ منافع کا وہ حصہ جو اس نے تکافلی فنڈ (وقف) میں بطور عطیہ دیا تھا وہ اس کو واپس نہیں ملے گا اور وہ رقم مستقلاً تکافلی فنڈ میں شامل ہوجائے گی۔

(د) تکافلی فنڈ کی بنیادی شرائط کے ساتھ ساتھ شرکاء کے ساتھ کئے جانے والے معاہدہ میں بھی یہ

بات شامل ہوگی کہ تکافلی فنڈ کا ایک مقررہ حصہ (جو دس فیصد سے کم نہیں ہوگا) معاشرہ کے نادار اور محتاج افراد کی ضروریات کے لئے خرچ کیا جائے گا۔ان نادار اور محتاج افراد کے تعین کے لئے تکافلی فنڈ کے منتظمین کوئی مناسب طریقہ کار طے کریں گے۔

(۷) تکافلی فنڈ کے انتظام اور نظم ونسق پر وقف کے احکام کا اطلاق ہوگا۔اس فنڈ کو حصول منافع کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا اور نہ حکومت اس پر کوئی ٹیکس عائد کرے گی۔اس کا مقصد صرف شرکاء اور دوسرے حقداروں کے نقصانات کی تلافی اور ذمہ داریوں کی ادائیگی ہوگا۔

(۸) تکافلی فنڈ (وقف) کے انتظامی مصارف فنڈ کے منافع سے نہیں بلکہ مشارکہ مضاربہ کے منافع سے ادا کئے جائیں گے۔البتہ انتظامی مصارف تکافلی فنڈ کے منافع کی کل رقم کے پندرہ فیصد سے زائد نہیں ہوں گے۔

(۹) ادارہ ہائے تکافل اور انجمن ہائے کفالت باہمی میں جو لوگ شامل ہوں گے وہ بیک وقت بیمہ دار (پالیسی ہولڈر) اور شرکاء (شیئر ہولڈر) ہوں گے۔

(۱۰) شرکاء کے زرشراکت کی مقدار کے حساب سے ان کی مختلف سطحیں مقرر کی جائیں گی اور مختلف سطحوں کے لئے زرتلافی مختلف ہوگا۔مثلاً جو سو روپے ماہوار زرشراکت ادا کرتا ہے اس کے لئے زرتلافی' حسب قواعد وشرائط' مثلاً ایک لاکھ روپے ہوگا۔

(۱۱) زرتلافی کے علاوہ بھی ہر شریک کو حسب قواعد ادارہ سے بلاسودی قرض لینے کی اجازت ہوگی جو وہ آسان اقساط میں واپس کر سکے گا۔

(۱۲) مضاربہ ومشارکہ کے کاروبار اور تجارت کو ہونے والے کسی نقصان کی تلافی خصوصی ریزرو فنڈ یا تکافلی فنڈ سے نہیں کی جائیگی' بلکہ وہ نقصان شرکاء اپنے اپنے زرشراکت کی نسبت سے خود برداشت کریں گے۔

(۱۳) ادارہ کی ہیئت انتظامیہ کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ خصوصی ریزرو فنڈ سے دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ایسے کفالت ہاؤس قائم کرے جہاں بیواؤں اور یتیموں کی ضروریات کی دیکھ بھال ہوسکے' معذورین کو گذارہ الاؤنس دیا جاسکے یا نادار طلبہ کی تعلیمی ضروریات پوری ہوسکیں۔البتہ اس مقصد کے لئے خرچ کی جانے والی رقم کا تعین پہلے سے کیا جاسکتا ہے۔لیکن یہ رقم تکافلی فنڈ کی آمدنی سے دس فیصد سے کم نہیں ہوگی۔

(۱۴)ادارہ میں شراکت دائمی بنیاد پر بھی ہو سکے گی اور عارضی بنیاد پر بھی۔دونوں صورتوں میں شریک کوحق ہوگا کہ وہ جب چاہے شراکت ختم کر کے اپنا زرشراکت (اصل بغیر کسی سود کے)واپس لے لے اوراس پر جو جائز منافع ہوا ہواس کا پچاس فیصد حاصل کرے۔

(۱۵)عارضی بنیاد پر شراکت کے لئے کم سے کم مدت کا تعین کیا جاسکتا ہے اوراس میں یہ شرط بھی رکھی جاسکتی ہے کہ اس کم سے کم مدت سے قبل شراکت ختم کرنے کی صورت میں صرف اصل زرشراکت ہی واپس کیا جائیگا اور نفع کی رقم واپس نہیں کی جائے گی بلکہ اس کو اگر کوئی ہو خصوصی ریزروفنڈ میں منتقل کردیا جائیگا۔

(۱۶)شراکت کی مدت کی کمی بیشی کے لحاظ سے شراکت کی متعدد قسمیں قرار دی جاسکتی ہیں اور ہر قسم کے لئے منافع کی جداگانہ شرح مقرر کی جاسکتی ہے۔

(۱۷)ادارہ سے متعلق معاملات وشکایات کا جائزہ لینے کے لئے ضلعی سطح پر جداگانہ عدالتی حکام نامزد کئے جاسکتے ہیں۔

۶۔شرعی نگرانی

ا۔ادارہ ہائے تکافل،انجمن ہائے کفالت باہمی اور تکافل فنڈز اوراس کے لئے متعلقہ معاملات کی دینی خطوط پر کارکردگی کی نگرانی کے لئے ماہرین شریعت کا ایک بورڈ ہوگا جس کے ارکان کی تعداد کم ازکم پانچ ہوگی۔

۲۔ماہرین شریعت بورڈ کے ارکان اسلامی نظریاتی کونسل کے مشورہ سے مقرر کئے جائیں گے۔اور کسی ایسے فرد کواس کا چیئرمین مقرر کیا جائے گا جو فاقی شرعی عدالت کا جج ہو یا جج رہا ہو۔

۳۔ماہرین شریعت بورڈ کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) تکافل فنڈ کے استعمال اور سرمایہ کاری کے عمل کی نگرانی/موثر رہنمائی اوراس امر کو یقینی بنانا کہ تکافل فنڈ کے استعمال اور سرمایہ کاری کا عمل شریعت کے احکام کے مطابق ہورہا ہے۔

(ب) تکافل فنڈ کی انتظامیہ کو شرعی معاملات سے متعلق رہنمائی فراہم کرنا۔

(ج) فنڈ سے متعلق دیگر معاملات کی عمومی نگرانی اور رہنمائی۔

(۴) ماہرین شریعت بورڈ کی آراء کثرت رائے سے ظاہر کی جائیں گی۔

۷۔ بین الاقوامی معاملات کا عارضی استثناء

بین الاقوامی تجارت اور لین دین یا بین الاقوامی بیمہ اور بین الاقوامی مکرر بیمہ پر سردست ان قواعد وضوابط کا اطلاق نہیں ہوگا جو اس خاکہ میں پیش کئے گئے ہیں۔